سلسلۂ نصابِ تعلیم تنظیم المکاتب

امامیہ

اردو ریڈر

درجۂ سوّم

شایع کردہ

تنظیم المکاتب

ہندوستان

سلسلۂ نصابِ تعلیمِ تنظیم المکاتب

امامیہ اردو ریڈر

درجۂ سوّم

شائع کردہ

تنظیم المکاتب

ہندوستان

تنظیم المکاتب

امامیہ اردو ریڈر

درجۂ سوّم

ڈزائننگ: علی مہذب نقوی خرد (مبلغ جامعہ امامیہ تنظیم المکاتب، ہندوستان)

ماہ وسنہ طباعت: دسمبر 2020 (پہلا ایڈیشن)

تعداد: پانچ ہزار

ناشر: تنظیم المکاتب ہندوستان

قیمت: ₹

تمام نشریات و مطبوعات ادارۂ تنظیم المکاتب

کے جملہ حقوق طباعت

بحق ادارۂ تنظیم المکاتب محفوظ ہیں

بغیر اجازت کل یا جز کی اشاعت پر قانونی چارہ جوئی

کا سامنا لکھنؤ کی عدالت میں کرنا پڑ سکتا ہے

فہرست

نمبر شمار	اسباق	صفحہ
۱	دعا	۷
۲	سب اس کے بندے	۹
۳	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۱۲
۴	ماں باپ کا مرتبہ	۱۴
۵	انصاف کا چلن	۱۷
۶	ہم حیدری ہیں حیدری	۲۰
۷	بھائی چارہ	۲۳
۸	غدیر خم	۲۶
۹	بڑھے چلو	۲۹
۱۰	سائنس	۳۱
۱۱	ملاقات	۳۴
۱۲	نیکی اور بدی	۳۷
۱۳	پردہ	۳۹
۱۴	کیا ہم کھیلنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں	۴۲
۱۵	چودہ رہبر	۴۵

نمبر شمار	اسباق	صفحہ
۱۶	قنبرؓ	۴۷
۱۷	نغمۂ عمل	۵۰
۱۸	تولّا - تبرّا	۵۲
۱۹	جناب ابوذرؓ	۵۶
۲۰	خودداری	۵۹
۲۱	اللہ کی ایک مہربانی تقیہ	۶۱
۲۲	ہمدردی	۶۴
۲۳	عقل کا فیصلہ	۶۷
۲۴	ہندوستان	۶۹
۲۵	نئی دنیا	۷۱

عرض تنظیم

جس طرح ادارۂ تنظیم المکاتب کا قیام بانئ تنظیم مولانا سید غلام عسکری اعلیٰ اللہ مقامہ کی انفرادی سوچ کا نتیجہ تھا۔اُسی طرح مکاتب امامیہ کے لئے نصاب تعلیم کی تشکیل بھی ان کی فکرِ یگانہ کی دین تھی۔نصاب کی ترتیب میں اُن کے ساتھ تجربہ کار علماء،اہل قلم اور ماہرین تعلیم شامل تھے،جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج سے تقریباً ۵۰ سال پہلے ۵ سال سے ۱۰ سال کے بچوں کے لئے عالم تشیع کا پہلا دینی نصاب عالم وجود میں آیا جو آج تک بے مثل و بے نظیر ہے۔

جس طرح ادارہ کے قیام کے بعد متعدد علاقائی ادارے وجود میں آئے چاہے وہ معیار برقرار نہ رکھ سکے ہوں جو ادارۂ تنظیم المکاتب نے قائم کیا تھا۔اسی طرح متعدد نصاب تعلیم بھی معرض وجود میں آچکے ہیں۔اگر چہ زیادہ تر میں ادارۂ تنظیم المکاتب کے نصاب کو الٹ پھیر کر کے پیش کیا گیا ہے اور اگر کچھ ندرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو نہ بچوں کی زبان باقی رہ سکی ہے اور نہ سن و سال کے لحاظ سے مضامین کی ترتیب برقرار رہی ہے۔بعض نصابی کتب ایسی بھی شائع ہوئی ہیں جن میں تصاویر،مثالیں اور زبان بھی ایسی ہے جو مومنین ہند کے مزاج و احساس پر گراں گزرتی ہے۔

ادارہ نے اپنی نصابی کتب میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کہ کم سے کم قیمت میں کتابیں بچوں تک پہنچ سکیں۔رنگین طباعت اور آرٹ پیپر کے بجائے نارمل کاغذ،بلیک اینڈ وہائٹ طباعت کرا کے کتب شائع کی گئیں۔مگر بعض جوہر نا شناس افراد نے شور کرنا شروع کر دیا کہ تنظیم المکاتب کا نصاب بہت قدیم ہے،اس کو بدل دیا جانا چاہئے۔جبکہ ایسا نہیں تھا کہ ۵۰ سال پہلے کا نصاب من و عن شائع ہو رہا ہو۔بلکہ ہر بار طباعت سے قبل حتیٰ الامکان نظر ثانی کر کے تجدید کر دی جاتی تھی۔

ادارہ بھی عرصہ سے اس ضرورت کا احساس کر رہا تھا کہ بچوں کی نصابی کتب کی ظاہری شکل و صورت بھی ایسی ہونا چاہئے جو اسکولوں کی کتابوں کی طرح جاذب نظر اور دیدہ زیب ہو۔مگر ایسا کرنے سے قیمت میں کئی گنا اضافہ تردد کا شکار

کئے ہوئے تھا۔لیکن جب یہ محسوس ہوا کہ صرف ظاہری شکل وصورت کو دیکھ کر نصاب تعلیم کے قدیم ہونے کا پروپیگنڈہ اطفال قوم کو ایک اچھے نصاب تعلیم سے محروم کردے گا۔تو یہ فیصلہ لیا گیا کہ رنگین اور باتصویر نصاب شایع کیا جائے جس کے لئے ڈزائننگ کے ساتھ ساتھ پھر سے کمپوزنگ کرائی گئی ،جس پر کافی اخراجات آئے۔اس لئے کتابوں کی قیمت میں کئی گنا اضافہ ہورہا ہے امید ہے کہ سرپرست حضرات اسے برداشت کریں گے۔

جدید اشاعت میں حسب ذیل امور پر خصوصی توجہ دی گئی ہے:

- تمام اسباق جدید ترین معلومات اور نظریات پر مشتمل ہوں،مثالیں عصر حاضر سے ہم آہنگ ہوں تا کہ بچہ آسانی سے سمجھ سکے۔
- اسباق میں ایسی تصاویر شامل ہوں جو اسباق کے سمجھنے میں بچوں کی مددگار رہوں اور سبق کے پیغام کو بچے کے ذہن تک منتقل کردیں۔
- جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں زبان میں بھی تبدیلی کی گئی ہے اور حتیٰ الامکان سخت الفاظ کو آسان الفاظ میں بدلنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- بعض ایسے موضوعات پر اسباق شامل کئے گئے ہیں جن پر نصاب محیط نہیں تھا یا جو ترتیب نصاب کے وقت وجود میں ہی نہیں آئے تھے۔اسی طرح بعض موضوعات پر حسب ضرورت اسباق کا اضافہ کیا گیا ہے۔
- ذوق تعلیم وتدریس رکھنے والے مومنین بالخصوص علماء کرام اور مدرسین عظام سے گذارش ہے کہ مکاتب امامیہ کے نصاب کو بہتر بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں۔آپ کی تجاویز ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

والسلام

سید صفی حیدر

(سکریٹری تنظیم المکاتب)

۱۰ربیع الثانی ۱۴۴۲ہجری

ہدایات برائے مدرسین ومعلمات

۱ سبق کی عبارت خود نہ پڑھیں، بلکہ بچوں سے باری باری پڑھوائیں پھر سمجھائیں۔

۲ سبق پڑھانے کے بعد بچوں سے ایسے سوالات ضرور کریں جن کے ذریعہ بچے سبق کے مفہوم کو سمجھ کر اپنے الفاظ میں بیان کرسکیں۔

۳ صرف سبق کے بعد لکھے ہوئے الفاظ کے معنی اور سوالات کے جوابات یاد کرانے پر اکتفا نہ کی جائے بلکہ اپنے طور پر سبق سے الفاظ اور سوالات ڈھونڈ کر ان کے معنی اور جوابات بچے کو لکھوا کر ذہن نشین کرائے جائیں۔

۴ ریڈر اول تک روانی کے ساتھ حسب ضرورت ہجے سے بھی پڑھائیں تاکہ طالب علم میں پہچان کر پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ صرف رٹ کر یاد نہ کرے۔

۵ شروع سے درست تلفظ کی ادائیگی کا خاص خیال رکھیں ورنہ بعد میں درست کرانا مشکل ہوتا ہے۔

۶ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض مدرسین ابتدائی درجات خاص کر اطفال اور اول کے اسباق یاد کرانے کے لئے کلاس کے سارے بچوں کو اسی درجہ کے کسی ذہین یا بڑے درجہ کے بچے کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ یہ طریقہ مناسب نہیں ہے اور اصول تدریس کے خلاف ہے۔ ہر سبق خود مدرس کو پڑھانا چاہئے تاکہ رٹّو طوطا نہ بنے۔ پہچان کر پڑھے اور پڑھ کر سمجھے۔

۷ بعض مدرسین ابتدائی درجات میں اسباق بچوں کو رٹا دیتے ہیں نتیجۃً بچے پہچان کر اور سمجھ کر نہیں پڑھتے۔ اس سے گریز کریں۔ حروف اور الفاظ کی باقاعدہ شناخت کرائیں۔ سبق پڑھ لینے کے بعد درمیان درمیان سے الفاظ پڑھوائیں۔

۸ جو سبق پڑھائیں اس کی نقل ضرور لکھوائیں۔ اور روزانہ نہ صحیح تو کم از کم تیسرے دن املا بھی ضرور لکھوائیں۔

۹ مدرسین حضرات نقل اور املا کی جانچ خود کریں بچوں کے حوالے نہ کریں۔

۱ پہلا سبق

دُعا

اے خدا میری دعا میں یہ اثر ہو جائے
زندگی تیری اِطاعت میں بسَر ہو جائے

ہر طَرَف دہر میں ہو اَمن و اَماں کا چرچا
دُور ہر گوشہ سے دنیا کے ضَرر ہو جائے

دل میں انسان کے ہو جذبۂ طاعت پیدا
تیری مرضی کا طلب گار بَشر ہو جائے

کوئی مشکل نہیں ہر شخص ہو بھائی بھائی
اُن پہ گر تیری عنایت کی نظر ہو جائے

ایسی خدمت کروں دنیا کی کہ سب خوش ہو جائیں
ہر زباں میری ہی تعریف میں تَر ہو جائے

میری دولت سے غریبوں کا بھلا ہو یا ربّ
چاہے فاقوں میں مری عمر بسر ہو جائے

میری نیکی کا نشاں کوئی نہ کوئی رہ جائے
جب بھی جس راہ سے بھی میرا گزر ہو جائے

ہر گھڑی اپنی نگاہوں میں رہے کرب و بلا
عُمر شبیرؑ کے ماتم میں بسر ہو جائے

پیاسا دشمن بھی ہو اپنا تو پلادوں پانی
تاکہ ہر دل میں مری یاد کا گھر ہو جائے

میرے ہاتھوں میں ہو اس طرح کی نرمی پیدا
چھو لوں کانٹے کو تو مثل گل تر ہو جائے

ایسا دل دے کہ پریشان کہیں ہو کوئی
میری فطرت کو بہرحال خبر ہو جائے

مشق

معنی بتاؤ: بسر۔ دہر۔ گوشہ۔ ضرر۔ بشر۔ گل تر۔ طلب گار۔ گھڑی۔ چرچا

جملے بناؤ: رب۔ عنایت۔ اطاعت۔ جذبہ۔ فاقہ۔ فطرت

خالی جگہوں کو بھرو:

- میری دعا.............. • .... اطاعت.............. • پیاسا.............. اپنا تو..............

سوالات

۱ اس شعر کا مطلب اپنی کاپی میں لکھو

ہر طرف دہر میں ہو امن و اماں کا چرچا
دور ہر گوشہ سے دنیا کے ضرر ہو جائے

۲ دوسرا سبق

سب اس کے بندے

نبی کریمؐ کی تعلیم ہے کہ سارے آدمی چاہے گورے ہوں، چاہے کالے، امیر ہوں یا غریب، ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ نہ کوئی اونچا نہ کوئی نیچا۔ سب آدمؑ کی اولاد ہیں اس لئے سب برابر ہیں۔

ذات پات، نسل، رنگ، وطن یا دولت کی وجہ سے نہ کوئی اونچا ہو جاتا ہے نہ کوئی نیچا۔ عزت اور بڑائی بس کردار سے ہوتی ہے۔

• اللہ کا ارشاد ہے

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ

یعنی

جو زیادہ پرہیز گار ہے، جو زیادہ اللہ سے ڈرتا ہے وہی اللہ کے نزدیک عزت والا ہے

(سورۂ حجرات آیت نمبر ۱۳)

حضرت امام علی رضاؑ کے یہاں ایک مہمان آیا۔

۔اسے دولت کا بھی گھمنڈ تھا اور خاندان کا غرور بھی۔

- امامؑ کھانے کے لئے بیٹھے۔ • مہمان کو پاس بٹھایا۔
- دستر خوان پر کھانا چنا گیا۔

امامؑ نے نوکروں کو آواز دی

- نوکر آئے اور دستر خوان پر آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔

دولت مند مہمان کو یہ بات ناگوار گذری۔ معمولی نوکر اور ایک امیر کے پہلو میں!

دولت مند مہمان نے امامؑ سے عرض کیا: نوکروں کو اپنے ساتھ دستر خوان پر نہ بٹھایئے۔ اِن سے کہیے کہ الگ بیٹھ کر کھانا کھایا کریں۔

لیکن امامؑ تو اسلام کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ اُن کی بارگاہ میں بھلا یہ غرور اپنی جگہ نہیں بنا سکتا وہ سب انسانوں کو برابر اور ایک دوسرے کا بھائی سمجھنے کے عادی تھے اس لئے انہوں نے وہی کیا تھا جو اسلام کا حکم تھا۔

امامؑ نے یہ بات سنی تو آپ بہت ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا: "اللہ ایک ہے اور سب آدمی اس کے بندے ہیں۔ سارے انسان ایک دادا حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں اس لئے سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں ان میں بڑے اور چھوٹے کا کوئی فرق نہیں۔"

مہمان یہ سن کر شرمندہ ہوا اور اس نے توبہ کی کہ اب کبھی انسانوں میں بڑے چھوٹے کا امتیاز نہیں

کرے گا۔

ہمارے نبیؐ اور ان کی آلؑ نے ہمیشہ یہی تعلیم دی ہے کہ سب مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھو، سب کو برابر جانو، اور اونچ نیچ، ذات پات کے خیالات دل سے دور کر کے سارے انسانوں کو ایک کنبہ خیال کرو۔ اسی میں سب انسانوں کی بھلائی ہے۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ مساوات ▪ ذات پات ▪ نسل ▪ ارشاد ▪ گھمنڈ ▪ غرور ▪ دسترخوان ▪ ناگوار ▪ فرق ▪ شرمندہ ▪ اولاد ▪ کردار ▪ پرہیزگار ▪ مالدار ▪ پہلو ▪ اونچ نیچ ▪ کنبہ

جملے بناؤ: ▪ غرور ▪ فرق ▪ نسل ▪ پرہیزگار ▪ ونچ نیچ

خالی جگہوں کو بھرو:

- وہ بہت .... بھی تھا اور .... خاندان سے بھی تھا۔
- لیکن امامؑ تو اسلام کی .... تصویر تھے۔
- اسی میں .... کی .... ہے۔

سوالات

١ مہمان نے امامؑ سے کیا کہا؟ ٢ امامؑ نے اسے کیا جواب دیا؟

٣ تم نے امامؑ کے ارشاد سے کیا سیکھا؟ ۴ کیا ذات پات، نسل یا رنگ سے کوئی اونچا ہوتا ہے؟

۵ انسان کس طرح اونچا ہوتا ہے؟

۳ تیسرا سبق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنا سہارا نام خدا رحمت جس کی بے تھاہ
کوئی کام کرو تو پہلے کہہ لو بسم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھول نہ جانا رازق کو جب کھانے کی ہو چاہ
کھانے پینے سے پہلے کہہ لینا بسم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُس نے قلم بخشا ہے ہم کو، اُس نے دکھائی راہ
لکھنے پڑھنے سے پہلے کہہ لینا بسم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو اللہ کو یاد رکھے ہوتا نہیں وہ گمراہ
گھر سے نکلنے سے پہلے کہہ لینا بسم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر مشکل آسان ہو مل جائے جو اُس کی پناہ
منزل تک پہنچائے گا وہ کہہ لو بسم اللہ

مشق

معنی بتاؤ: • سہارا • گمراہ • راہ • منزل • رازق • چاہ • پناہ

جملے بناؤ: • منزل • رازق • سہارا • گمراہ

خالی جگہوں کو بھرو:

- اُس نے ..... بخشا ہے ہم کو اُس نے ...... راہ
- گھر سے .... پہلے کہہ لینا ......
- ہر ...... آسان ہو مل جائے جو .... پناہ

سوالات

١ اس شعر کا مطلب اپنی کاپی میں لکھو

بھول نہ جانا رازق کو جب کھانے کی ہو چاہ
کھانے پینے سے پہلے کہہ لینا بسم اللہ

۴ چوتھا سبق

ماں باپ کا مرتبہ

ماں باپ کا **مرتبہ** بہت بڑا ہوتا ہے۔ **پروردگارِ عالم** نے ان کے ساتھ اچھے برتاؤ کو واجب قرار دیا ہے۔

جو آدمی اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا **برتاؤ** نہیں کر سکتا وہ دوسروں کے ساتھ کیا برتاؤ کرے گا۔

ہم کو چاہیے کہ

- ماں باپ کا ادب کریں۔
- ان کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کریں۔

حضرت رسولؐ خدا نے **حضرت علیؑ** سے ایک وصیت میں ماں باپ اور اولاد دونوں کے **حقوق** کو بیان فرمایا۔

آپؐ نے فرمایا

اے علیؑ! باپ پر اولاد کا حق یہ ہے کہ ان کا اچھا بمعنی نام رکھے، انہیں ادب سکھائے، اچھی جگہ پر رکھے۔

جو ماں باپ اپنی اولاد کو برے راستے پر لگا دیتے ہیں اُن پر خدا لَعْنَتْ کرتا ہے اور جو اپنی اولاد کو نیک راستے پر چلاتے ہیں ان پر رَحْمَتْ نازل کرتا ہے۔

یہی حال اولاد کا بھی ہے

اس کو چاہیئے کہ ماں باپ کا نام لے کر نہ پکارے، اُن کے آگے نہ چلے، اُن کے برابر نہ بیٹھے، ان کو اپنے سے الگ نہ کرے۔

وہ اگر ڈانٹ بھی دیں تو خاموش رہے

لیکن

اگر خدا و رسولؐ کی مرضی کے خلاف کوئی بات کہیں تو ہرگز ہرگز ان کا کہنا نہ مانے۔ اس لئے کہ خدا کا مرتبہ ماں باپ سے بھی بلند ہے۔

حضرت محمد ابن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی بھر کبھی ایسا کام نہیں کیا جس کو وہ خدا و رسولؐ کے حکم کے خلاف سمجھتے تھے۔

محمدؒ بن ابی بکر حضرت علیؑ کے خاص شاگردوں میں تھے

جب حضرت علیؑ کی حکومت قائم ہوئی اور اس کے خلاف ان کی بہن عائشہ نے بغاوت کی تھی تو حضرت محمد ابن ابی بکرؒ نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ عائشہ میری بہن ہیں۔

بلکہ

حضرت علیؑ کو حق پر سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ بہن کے مقابلے پر آ گئے۔ معاویہ کو آپ کا یہ طریقہ

سخت ناگوار گذرا اس لئے جب حضرت علیؑ نے محمدؓ ابن ابی بکر کو مصر کا گورنر بنا کر بھیجا تو امیرِ شام نے آپ کو شہید کرا دیا۔

حضرت عائشہ کو بھائی کے مرنے کی خبر ملی تو آپ بہت روئیں کیونکہ اسلام میں شہید پر رونا بدعت نہیں ہے بلکہ عبادت ہے۔

مشق

معنی بتاؤ: واجب۔ وصیت۔ لعنت۔ رحمت۔ بغاوت۔ ناگوار۔ شہید۔ بدعت۔ عبادت

جملے بناؤ: رحمت۔ دستور۔ بدعت۔ عبادت۔ والدین

خالی جگہوں کو بھرو:

- محمد بن ابی بکر.........کے خاص.....میں تھے۔
- ماں باپ کا............کریں۔
- ان کی........پر اپنی.........بند نہ کریں۔

سوالات

۱ ماں باپ کا کیا حق ہے؟

۲ اولاد کا کیا فرض ہے؟

۳ حضرت محمد بن ابی بکرؓ کون تھے اور کیوں شہید کر دیئے گئے؟

پانچواں سبق

۵

انصاف کا چلن

واقعہ چودہ سو سال پہلے کا ہے

امیرالمومنینؑ حضرت علی علیہ السلام حکومت کے مالک ہیں۔

ہر طرف انصاف کا راج ہے۔

- سب پر اسلامی قانون لاگو ہے۔
- مولاؑ کی حکومت کی راجدھانی کوفہ ہے۔

کوفہ کے شہر میں چہل پہل ہے۔ایسے میں جناب امیرؑ نے ایک یہودی کے ہاتھ میں ایک زرہ دیکھی۔زرہ کو اچھی طرح پہچان لیا کہ وہی زرہ ہے جو جنگ صفین سے واپسی میں گم ہوگئی تھی۔

آپ نے اس یہودی سے کہا: یہ تو میری زرہ ہے۔ یہ کچھ دن پہلے گم ہوگئی تھی۔ یہ تمہارے پاس کیسے آئی؟

اس نے کہا: نہیں! یہ میری زرہ ہے۔

آپ نے بڑی نرمی سے فرمایا: دیکھو یہ ہے تو صرف میری۔ مجھے دے دو ورنہ قاضی کے پاس چلو۔ پھر وہ جو فیصلہ کرے ہم دونوں کو ماننا ہوگا۔

وہ قاضی یعنی جج کے پاس جانے پر راضی ہوگیا

قاضی کے پاس دونوں گئے۔قاضی جناب امیرؑ کی تعظیم میں اٹھنا چاہا۔لیکن آپ نے یہ کہتے ہوئے بیٹھا دیا کہ اس وقت ہم دونوں فیصلہ کروانے آئے ہیں۔
میں امیر کی حیثیت سے نہیں آیا بلکہ ایک مسلمان کی حیثیت سے عدالت سے انصاف لینے آیا ہوں۔ اس لئے

اپنی جگہ بیٹھئے | ہماری بات سنئے | برابری کا خیال کیجئے | انصاف کے ساتھ فیصلہ کیجئے

قاضی کے پوچھنے پر

امامؑ نے فرمایا: کچھ دن پہلے میری زرہ گم ہوگئی وہی زرہ میں نے اس آدمی کے پاس دیکھی ہے۔
قاضی نے یہودی سے پوچھا کہ تمہاری کیا دلیل ہے کہ یہ زرہ تمہاری ہے؟ یہودی کہتا ہے چونکہ یہ میرے پاس ہے اور میرے قبضہ میں ہے اور قبضہ دلیل ملکیت ہوتا ہے۔

اب قاضی علیؑ کی طرف متوجہ ہوتا ہے: یا علیؑ آپ گواہ پیش کیجئے کہ یہ زرہ آپ ہی کی ہے؟

حضرت علیؑ نے فرمایا: میرے پاس تو کوئی گواہ نہیں ہے۔

- لہذا قاضی نے اس یہودی کو زرہ کا حقدار مانتے ہوئے اس کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔

حضرت امیر علیہ السلام یہ فیصلہ تسلیم کر کے اپنے بیت الشرف کی طرف چلے ہی تھے کہ ایک مرتبہ یہودی کا ذہن چکرا گیا کہ علیؑ اس مملکت کے حاکم ہیں، یہ زرہ بھی ان کی، یہ عدالت بھی ان کی یہ قاضی بھی ان کا۔ پھر بھی میرے حق میں فیصلہ ہوگیا۔ قدموں میں گر گیا

یا علیؑ! یہ زرہ آپ ہی کی تھی اور میں تو صرف دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا یہ وہی دین ہے جس کی بشارت موسیٰؑ نے دی تھی۔ میرا دعویٰ ابتداء سے باطل تھا اور مجھے معاف کر دیجئے کہ میں نے آپ جیسے عظیم المرتبت

شخص کو عدالت میں لا کھڑا کیا۔ میں تو ایمان لانے سے پہلے مطمئن ہونا چاہتا تھا کہ کیا اسلام ہی دین حق ہے اور کیا آپ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی جانشین ہیں؟ اور اب بے ساختہ زبان پر کلمہ توحید جاری کر دیا:

"اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ"

جہاں یہودی کو حضرت علیؑ کا انداز عدل پسند آیا وہیں آپؑ کو بھی اس کا یہ انداز اتنا پسند آیا کہ آپ نے وہ زرہ اس کو بخش دیا اور ساتھ میں ۷۰۰ درہم بھی بطور ہدیہ اسے عنایت فرمائے۔

مشق

معنی بتاؤ: • راجدھانی • راج • زرہ • تعظیم • باطل • قاضی • عظیم المرتبت • جانشین

جملے بناؤ: • راج • قاضی • امیر • تعظیم • زرہ

خالی جگہوں کو بھرو:

- ...... کو اچھی طرح .... کہ وہی زرہ ہے جو .... سے واپسی میں .... ہو گئی تھی۔
- وہ قاضی یعنی ...... کے پاس جانے پر ...... ہو گیا۔
- قاضی جناب امیرؑ کی ...... میں اٹھنا چاہا۔
- میں ...... کی ...... سے نہیں آیا بلکہ ایک ...... کی ...... سے ...... انصاف لینے آیا ہوں۔

سوالات

۱ مولا علیؑ کی حکومت کی راجدھانی کہاں تھی؟ ۲ مولا علیؑ نے قاضی سے کیا کہا؟

۳ امیر المومنینؑ کی زرہ کس جنگ میں گم ہو گئی تھی؟

چھٹا سبق ٦

ہم حیدری ہیں حیدری

ہم حیدری ہیں حیدری

ہم دین کے ہیں لشکری   ہم سے ہے شانِ صفدری
ہے کیا شکوہِ قیصری   ڈرتے ہیں ہم سے خیبری

ہم حیدری ہیں حیدری
ہم حیدری ہیں حیدری

شیوہ ہے اپنا دلبری   طرہ ہے اپنا افسری
ہے دین اپنا داوری   مذہب ہے اپنا جعفری

ہم حیدری ہیں حیدری
ہم حیدری ہیں حیدری

ہم صاحبِ ایمان ہیں   ہم حاملِ قرآن ہیں
ہم تابعِ سلمانؓ ہیں   ہم اصل میں انسان ہیں

ہم حیدری ہیں حیدری
ہم حیدری ہیں حیدری

طاعت میں سَر دھرتے ہیں ہم　　میداں کو سر کرتے ہیں ہم
باطل سے کب ڈرتے ہیں ہم　　حق بات پہ مرتے ہیں ہم

ہم حیدری ہیں حیدری
ہم حیدری ہیں حیدری

شانِ نمازی ہم میں ہے　　رُعبِ حجازی ہم میں ہے
کردار سازی ہم میں ہے　　اندازِ غازی ہم میں ہے

ہم حیدری ہیں حیدری
ہم حیدری ہیں حیدری

سلمانؓ میرِ کارواں　　مقدادؓ ہے اپنا نشاں
عمارؓ ہے اپنی زباں　　بُوذرؓ ہے اپنا ترجماں

ہم حیدری ہیں حیدری
ہم حیدری ہیں حیدری

محراب کے ساجد ہیں ہم　　شام وسحر عابد ہیں ہم
ہر حال میں زاہد ہیں ہم　　ہر رنگ میں واحد ہیں ہم

ہم حیدری ہیں حیدری
ہم حیدری ہیں حیدری

ہم مرد ہیں جرار ہیں ہم قوم کے سردار ہیں
ہم صاحبِ کردار ہیں ہم تابعِ کرار ہیں

ہم حیدری ہیں حیدری
ہم حیدری ہیں حیدری

مشق

معنی بتاؤ: لشکری ۔ شان ۔ شکوہ ۔ طرہ ۔ طاعت ۔ رعب ۔ قیصری ۔ سر

جملے بناؤ: شان ۔ حامل ۔ تابع ۔ زاہد ۔ واحد ۔ سر

خالی جگہوں کو بھرو:

- ہے .... اپنا .... مذہب ہے ....
- .... میں .... ہیں ہم .... کو ... کرتے ہیں ہم
- .... کے .... ہم شام وسحر .... ہم
- .... صاحبِ .... ہیں ہم .... ہیں

سوالات

۱ تم نے اس نظم سے کیا سیکھا؟

۲ اس شعر کا مطلب بتاؤ!

طاعت میں سَر دھرتے ہیں ہم میداں کو سر کرتے ہیں ہم

۷

ساتواں سبق

بھائی چارہ

ہم سب مومن مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورت ایک دوسرے کے بھائی بہن ہیں۔

ہمیں اسی طرح سے برتاؤ کرنا چاہیئے۔ ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں برابر سے شریک ہونا چاہیے۔ ایک دوسرے کا ساتھ دینا چاہیئے۔ ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔

ایک دوسرے کے آڑے وقت کام آنا چاہیئے۔ سب مومن ایک جسم کے ہی حصے ہیں۔

ہمارے ساتویں امام حضرت موسیٰ کاظمؑ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں: میں اور میرا دوست محمد امامؑ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔

امامؑ اس کی طرف میری نگاہ اور میری مُسکان سے سمجھ گئے کہ محمد سے میری دوستی ہے۔

تھوڑی دیر میں آپ نے فرمایا: ’’ایسا لگتا ہے، محمد سے تمہاری دوستی ہے‘‘

میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرزند رسولؐ! اس لئے کہ محمد موسیٰ بیہقی اور آپ کا چاہنے والا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ہاں اس سے دوستی نبھاؤ، محمد مومن ہے اور سارے مومن آپس میں بھائی ہیں۔

آپس میں ان کا برتاؤ بھی مہربان بھائی بھائی جیسا ہونا چاہیئے۔

کیا تم جانتے ہو

جو اپنے مسلمان بھائی پر جھوٹا الزام لگاتا ہے، وہ خدا کی رحمت سے دور ہوجاتا ہے کیونکہ اپنے مسلمان بھائی سے بے ایمانی اور دھوکا دھڑی کرنے والے کو خدا اپنی رحمت سے دور کردیتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو

بھائیوں کو ایک دوسرے کی بھلائی ہی چاہنا چاہیئے۔ اور بھلائی کی ہی بات کرنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے بھائی کو ضرورت کی چیز سے دور رکھو اور اپنے پاس روکے رکھو (یعنی ایسی چیز جس کی بھائی کو ابھی ضرورت ہے، وہ اپنے پاس ہو اور اسے نہ دیں) کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے بھائی کی غیبت کرو، برائی کرو اور اپنے پاس سے بھگادو کہ خدا بھی تمہیں اپنی رحمت سے دور کردے گا۔"

اس طرح ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائیوں کا حق ہوتا ہے ہمارے پیارے نبیؐ کا ارشاد ہے

ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے سلسلہ میں کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن میں کچھ یہ ہیں:

۱ جب ملے تو سلام کرے

۲ اگر بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کرے

۳ اگر وہ مرجائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرے

۴ اگر وہ مہمان کرے تو اسے قبول کرے

ان سب سے اہم

۵ جس چیز کو خود پسند کرتا ہو اسے اپنے مسلمان بھائی کے پسند کرے لئے بھی چاہے اور جس چیز کو خود اپنے لئے پسند نہیں کرتا اسے اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرے

مشق

معنی بتاؤ: ۔ عیادت ۔ مشایعت ۔ مُسکان ۔ بھائی چارہ ۔ ہاتھ بٹانا

جملے بناؤ: ۔ بھائی چارہ ۔ غیبت ۔ عیادت ۔ الزام ۔ مشایعت

خالی جگہوں کو بھرو:

- جس چیز کو خود..........کرتا ہو۔
- اسے اپنے..........کے لئے بھی چاہے۔
- اگر وہ..........کرے تو اسے قبول کرے۔

سوالات

۱ مسلمان بھائی پر جھوٹا الزام لگانے کا نتیجہ کیا ہے؟

۲ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا کیا حق ہے؟

۸ آٹھواں سبق

غدیر خم

فتح مکہ کے بعد پہلا حج حضرت رسول اکرمؐ کا آخری حج ہے جو ذی الحجہ سن ۱۰ ہجری میں ہوا تھا۔ وہ ایک خاص درجہ رکھتا ہے۔

یہ وہ حج ہے جس میں آپ کے ساتھ حج کرنے والے مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ مکہ میں حج کے اعمال ادا کرنے کے بعد آپ مدینہ کی طرف واپس چلے، اصحاب آپ کے ساتھ تھے، جب یہ قافلہ مقام ''غدیرِ خم'' پر پہنچا تو حضرت جبریل پروردگار عالم کی طرف سے یہ پیغام لائے کہ اے رسولؐ! جو بات ہم آپ کو بتا چکے ہیں اب اس کا اعلان کر دیجئے۔

آپ نے جبریلؑ سے کہا کہ میری قوم اس بات کو نہ مانے گی اور اس طرح مجھے خطرہ معلوم ہوتا ہے۔ جبریلؑ واپس گئے اور دوبارہ پیغام لائے کہ آپ اعلان کر دیجئے پروردگار عالم آپ کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ یہ سننے

کے بعد آپ نے اونٹوں کے کجاووں کا منبر بنوایا۔

سارے مجمع کو **دوپہر کے وقت** کھلے میدان میں روکا، جو آگے بڑھ گئے تھے انہیں پیچھے بلایا جو پیچھے رہ گئے تھے ان کا انتظار کیا اور جب **سوا لاکھ مسلمانوں** کا مجمع اکٹھا ہوگیا تو آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ بتایا کہ میں عنقریب دنیا سے جانے والا ہوں اس کے بعد آپ نے پوچھا کہ تم لوگ مجھے اپنا **حاکم** سمجھتے ہو یا نہیں؟ سب نے ایک ساتھ کہا: **جی ہاں**

آپ نے فرمایا: ''جس کا میں حاکم ہوں اس کے علیؑ بھی حاکم ہیں''

یہ کہتے ہوئے علیؑ کو دونوں ہاتھوں سے اٹھالیا اور اتنا اٹھایا کہ خود پیچھے چھپ گئے۔ مطلب یہ تھا کہ جب میں تمہارے سامنے نہ رہوں تو یہ علیؑ رہیں گے۔ یہ کہہ کر منبر سے اتر آئے اور مجمع کو حکم دیا کہ سب آ کر علیؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں اور انہیں اس **عہدہ** کی مبارکباد دیں۔ یہ سننا تھا کہ سارا مجمع **مبارکباد** کے لئے ٹوٹ پڑا۔

سب سے پہلے بعض نمایاں لوگوں نے مبارکباد دی اور کہا: یا علیؑ مبارک ہو مبارک ہو آپ میرے اور ہر مومن مرد و عورت کے حاکم ہو گئے۔

یہ واقعہ ذی الحجہ کی اٹھارویں تاریخ کا ہے

اسی لئے ہم لوگ اس تاریخ کو جشن مناتے ہیں، محفلیں کرتے ہیں، نئے کپڑے پہنتے ہیں، عطر لگاتے ہیں، مولاؑ کی ولایت پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں، غدیر کی نماز پڑھتے ہیں اور اس کے اعمال بجالاتے ہیں۔

جن لوگوں نے رسولؐ اکرم کے اس اعلان کو بھلا دیا ہے اور آپؐ کے انتقال کے بعد حضرت علیؑ کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کو اپنا حاکم اور بادشاہ بنا لیا ہے وہ اس دن خوشی نہیں مناتے ہیں۔

غدیر ہی کا وہ موقع تھا جب حضرت علیؑ کی خلافت کے اعلان پر آیت اتری تھی:

"آج دین کامل ہوگیا، نعمتیں تمام ہوگئیں اور اللہ دین اسلام سے راضی ہوگیا"

ہم کو اس خوشی کے موقع پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اس کی عبادت کرنا چاہیے اور حضرت علیؑ کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عہد کرنا چاہیے۔

مشق

معنی بتاؤ: • غدیر • خلافت • ولایت • حاکم • اعلان • محفل • عطر • انتقال • قافلہ • کجاوہ • بیعت • خم • شر • خطبہ

جملے بناؤ: • خلافت • حاکم • محفل • انتقال • عطر

خالی جگہوں کو بھرو:

- جس کا میں .... ہوں اس کے علیؑ بھی ...... ہیں۔
- یہ واقعہ .... تاریخ کا ہے۔

سوالات

١ غدیر کا واقعہ کیا ہے؟ ٢ نوروز کی خوشی کیوں مناتے ہیں؟

٣ غدیر میں رسولؐ نے کیا اعلان کیا؟

٤ غدیر میں کتنا مجمع تھا؟ ٥ غدیر کہاں ہے؟

۹

نواں سبق

بڑھے چلو

اٹھو سپاہیو اٹھو کمر کسو کمر کسو
سحر کے ساتھ چل پڑو کڑی ہے راہ دوستو
تھکن کا نام بھی نہ لو
بڑھے چلو بڑھے چلو

جھجک نہ دل میں لاؤ تم ذرا نہ ڈگمگاؤ تم
بس اب قدم اٹھاؤ تم خدا سے لو لگاؤ تم
قدم کو پیچھے مت کرو
بڑھے چلو بڑھے چلو

اٹھا دیا قدم اگر کرو تمام یہ سفر
گو راستے ہیں پُر خطر یقیں کا ساتھ دو مگر

نہ ایک پل کہیں رکو
بڑھے چلو بڑھے چلو

تمہارے ہم سفر جو تھے
وہ منزلوں سے جا لگے

وہ آگے سب سے بڑھ گئے
ابھی ہو تم پڑے ہوئے

سمجھ سے اپنی کام لو
بڑھے چلو بڑھے چلو

مشق

معنی بتاؤ: جھجک۔ ڈگمگانہ۔ تھکن۔ سحر۔ لَو لگانا

جملے بناؤ: لوگانا۔ یقین۔ سمجھو۔ سفر

خالی جگہوں کو بھرو:

- جھجک........میں ....تم
- ذرانہ............تم
- تمہارے .... جوتھے
- وہ.....سب.........گئے

سوالات

۱ اس شعر کا مطلب اپنی کاپی میں لکھو

جھجک نہ دل میں لاؤ تم ذرا نہ ڈگمگاؤ تم
بس اب قدم اٹھاؤ تم خدا سے لو لگاؤ تم

۱۰

دسواں سبق

سائنس

اس دنیا میں ایک ایسا زمانہ بھی گذرا ہے

جب مَرَض تھے دوا نہ تھی، تکلیفیں تھیں اور آرام کا انتظام نہ تھا، مشکلیں تھیں اور ان کا کوئی حل نہ تھا، گھوڑے گدھے کی سواری تھی، ہاتھ کا پنکھا تھا، سردی کے لئے آگ تھی، روشنی کے لئے شمع اور لالٹین تھی، ایک دوسرے تک دور کی آواز پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہ تھا، لوگ بات کرتے تھے اور بات ہوا میں اڑ جاتی تھی، آئینہ میں تصویر دکھائی دیتی تھی اور آئینہ کے ہٹتے ہی مٹ جاتی تھی۔

لوگ بات کرنے میں قریب ہونے کے محتاج تھے۔

غرض ضرورتیں ہی ضرورتیں تھیں اور ان کا کوئی علاج نہیں تھا۔

اور آج کا زمانہ ایسا ہے جب

چلنے کے لئے موٹر اور ریل ہے، اڑنے کے لئے ہوائی جہاز اور راکٹ ہے، گرمی کے لئے بجلی کا پنکھا، کولر اور اے سی ہے، سردی کے لئے بلو ور اور ہیٹر ہے، روشنی کے لئے بلب اور ٹیوب ہے، آواز پہنچانے کے لئے ریڈیو اور لاؤڈ اسپیکر ہے، بات محفوظ کرنے کے لئے وائس ریکارڈر ہے، تصویروں کو

باقی رکھنے کے لئے کیمرہ ہے۔
بات کرنے کے لئے ٹیلی فون ہے، زمین سے سمندر کی تہہ اور آسمان تک جانے کے لئے طرح طرح کے ذرائع موجود ہیں۔

لیکن کیا تم نے کبھی یہ بھی سوچا کہ ایسا کیوں ہوگیا؟ یاد رکھو یہ سب سائنس کے کرشمے ہیں، انسان کے دماغ نے پوری دنیا کو چھان ڈالا ہے، پانی کا دل اور پتھر کا سینہ چاک کر کے بجلی کی طاقت نکال لی ہے، سائنس نے آدمی کو بہت آرام پہونچایا ہے، اس سے دنیا کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔

لیکن یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ

سائنس والوں نے چیزوں سے قوت نکالی ہے۔ قوت پیدا نہیں کی۔

قوتوں کا پیدا کرنے والا کوئی اور ہے۔

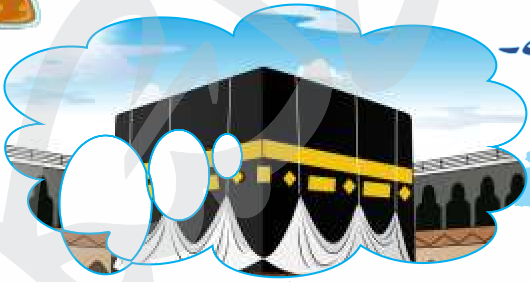

اور وہ ہے خدا

خدا نے یہ دنیا نہ بنائی ہوتی، اس میں یہ طاقتیں نہ رکھی ہوتیں، انسان کو دماغ نہ دیا ہوتا، دماغ میں صلاحیت نہ پیدا کی ہوتی، صلاحیتوں کے لئے حالات سازگار نہ کئے ہوتے تو آج یہ سب کچھ کہاں سے ہوتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی ترقی پروردگار کی دین ہے
جس کے لئے اس کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے

ہم بھی اللہ کی بے شمار نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس کی ان نعمتوں کا شکریہ ادا کریں۔ اس کے احکام پر عمل کریں اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔

مشق

معنی بتاؤ: ۔ایئر کنڈیشنر۔ کرشمے ۔ چاک۔ نعمتوں

جملے بناؤ: ۔مَرض۔ لالٹین۔ بجلی۔ شمع

خالی جگہوں کو بھرو:

- لوگ........کرنے میں ......ہونے کے محتاج تھے۔
- دنیا کی .... پروردگار کی........ ہے۔

سوالات

۱ کل کے زمانے اور آج کے زمانے میں کیا فرق ہے؟

۲ ساری قوتوں کو پیدا کرنے والا کون ہے؟

۱۱ گیارہواں سبق

ملاقات

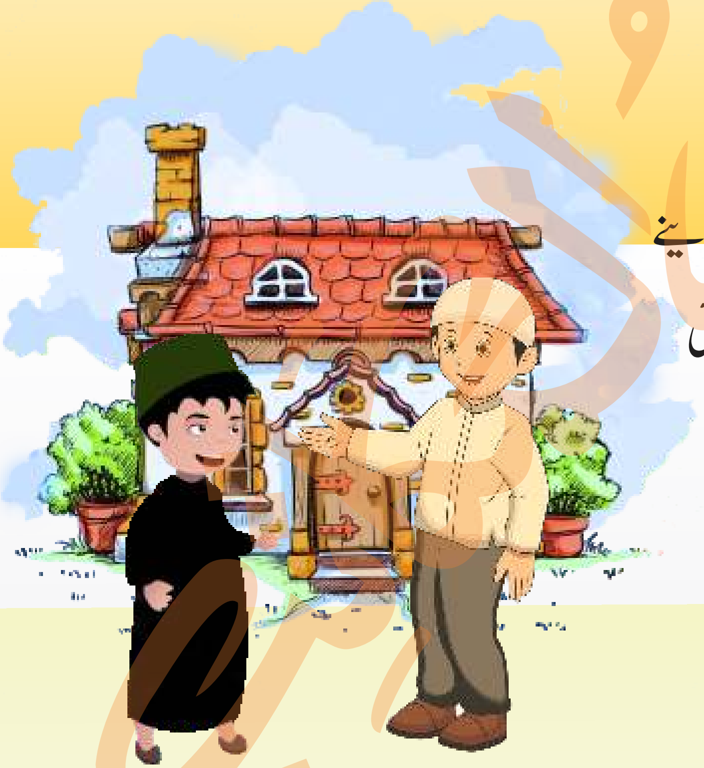

مشہدی: سلام علیکم مولائی بھائی۔

مولائی: یا علیؑ مدد۔

مشہدی: بھائی آپ تو سلام کا جواب دینے کے بجائے مشکل کشا کو پکارنے لگے کیا میں کوئی بلا، مصیبت ہوں؟

مولائی: یہی آپ کے سلام کا جواب ہے۔

مشہدی: یہ آپ کو کس نے بتایا؟

مولائی: ہمارے یہاں کی یہی رسم ہے۔

مشہدی: بھائی کیا سلام بھی کوئی رسمی بات ہے؟

مولائی: نہیں یہ تو اسلامی قانون ہے۔ اسی لئے ہمارے یہاں یہ طریقہ رائج ہے کہ سلام کرنے والا یا علیؑ مدد اور جواب دینے والا مومن **یا علیؑ مدد** کہتا ہے۔

مشہدی: دیکھو! سلام علیکم کا جواب علیکم السلام ہے۔

مولائی: کیا یہ ہمیشہ کا قانون ہے؟

مشہدی: نہیں نہیں اگر کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور اسے سلام کیا جائے تو بجائے علیکم السلام کے وہ بھی سلام علیکم ہی کہے گا۔

مولائی: بھائی صاحب یہ سب تو جھگڑے ہیں کیا ضرورت ہے کہ جواب دیا ہی جائے۔

مشہدی: ارے غضب خدا کا۔ یہ کیا کہہ دیا، یاد رکھو سلام کرنا تو صرف ثواب ہے لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے چاہے آدمی نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہا ہو۔

مولائی: چاہے عورت یا بچہ سلام کرے؟

مشہدی: ہاں ہاں۔ مگر شرط یہ ہے کہ سلام کرنے والا مومن ہو غیر مومن کے سلام کا جواب واجب نہیں ہے۔

مولائی: بہت بہت شکریہ۔ آپ کی ملاقات سے ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے۔

مشہدی: شکریہ کس بات کا۔ نہ جاننے والے کو بتانا اسلام میں فرض ہے۔ میں اپنے فرض سے سبکدوش ہو گیا۔

مشق

معنی بتاؤ: ۔ رسم ۔ مومن ۔ فضیلت ۔ غضب ۔ فرض ۔ سبکدوش ۔ سلام علیکم ۔ قانون ۔ رائج ۔ واجب ۔ غیرمومن ۔ ملاقات

جملے بناؤ: ۔ مومن ۔ قانون ۔ فضیلت ۔ رائج ۔ رسم

خالی جگہوں کو بھرو:

- غیرمومن کے .... کا .... جواب .... نہیں ہے۔
- نہ جاننے والے کو بتانا .... میں .... ہے۔

سوالات

۱ سلام کرنا واجب ہے یا سنت؟

۲ کس کے سلام کا جواب واجب نہیں ہے؟

۳ اس مکالمہ کو اپنی کاپی میں لکھو؟

بارہواں سبق ۱۲

نیکی اور بدی

آدمی تو ہے تو کر اچھے عمل — آدمی تو ہے تو سیدھی راہ چل
ہے یہی قانون قدرت کا اٹل — تیرے کاموں کے ملیں گے تجھ کو پھل

آج جو کچھ بوئے گا کاٹے گا کل

ہے برائی زہر کالے ناگ کا — ہے برائی ایک تودہ آگ کا
جو کرے گا اس میں وہ جائے گا جل — تیرے کاموں کے ملیں گے تجھ کو پھل

آج جو کچھ بوئے گا کاٹے گا کل

دھیان دل میں تیرے یہ تھمنے نہ پائے — جڑ برائی کی کہیں جمنے نہ پائے
ہم کہے دیتے ہیں دیکھ اب بھی سنبھل — تیرے کاموں کے ملیں گے تجھ کو پھل

آج جو کچھ بوئے گا کاٹے گا کل

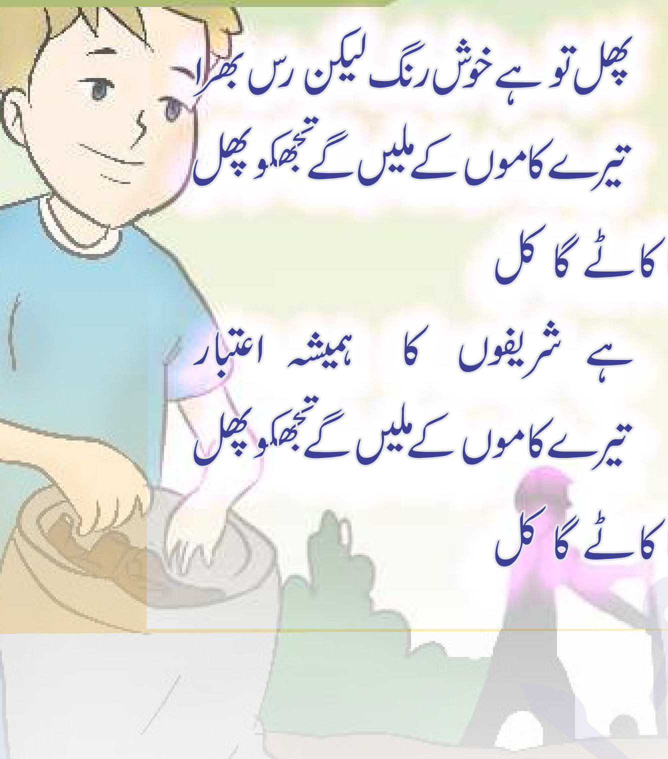

ہر بدی کے پیٹ میں ہے بِس بھرا　　پھل تو ہے خوش رنگ لیکن رس بھرا
اس کا ظاہر دیکھ کر تو مت پھِسل　　تیرے کاموں کے ملیں گے تجھکو پھل
آج جو کچھ بوئے گا کاٹے گا کل

نیکیوں سے ہے شرافت کی بہار　　ہے شریفوں کا ہمیشہ اعتبار
رکھ جہاں میں نیک کاموں پر عمل　　تیرے کاموں کے ملیں گے تجھکو پھل
آج جو کچھ بوئے گا کاٹے گا کل

مشق

معنی بتاؤ: قانون ۔ قدرت ۔ تودہ ۔ شرافت ۔ اعتبار

جملے بناؤ: نیکی ۔ اعتبار ۔ ظاہر ۔ پھِسل ۔ خوش رنگ

خالی جگہوں کو بھرو:

- نیکیوں سے ہے..........کی بہار..........
- ہے..........کا ہمیشہ اعتبار
- تیرے..........کے ملیں گے تجھکو..........

سوالات

اس شعر کا مطلب بتاؤ:

ہے برائی زہر کالے ناگ کا
ہے برائی ایک تودہ آگ کا

۱۳ تیرہواں سبق

پردہ

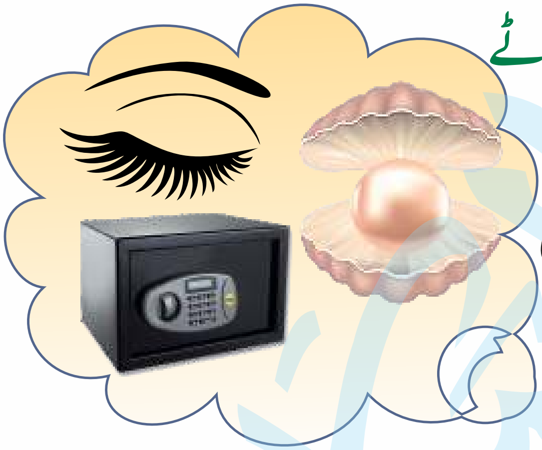

جس طرح **موتی** کے لئے **صدف**، **آنکھوں** کے لئے **پپوٹے** **زیور** اور **جواہرات** کے لئے **لاکر** ضروری ہے اُسی طرح **عورت** کے لئے **پردہ** ضروری ہے۔ **پروردگار عالم** نے انسانوں کی **دو قسمیں** کی ہیں **مرد اور عورت**۔ دونوں کے لئے **الگ الگ** کام رکھے ہیں۔ اور اسی کے اعتبار سے احکام رکھے ہیں۔

مرد کا کام روزی کمانا ہے۔ عورت کا کام ہے گھر کو سنبھالنا۔ جب دونوں کے کام الگ ہیں تو دونوں کی جگہ بھی الگ ہوگی۔ مرد گھر کے باہر رہ کر روزی حاصل کرے گا اور عورت گھر کے اندر رہ کر وہاں کا کام سنبھالے گی اور اس طرح گھر کے اندر اور باہر دونوں جگہ کا حساب ٹھیک رہے گا۔ ان ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے لئے مرد کو طاقتور اور سخت جسم دیا ہے اور عورت کو نزاکت عطا کی ہے۔

اب اگر عورت بھی مرد کے سارے کام کرنے لگے اور اس کی طرح آفسوں اور فیکٹریوں میں کام

کرے اور بازاروں میں گھومنے لگے تو گھر کے لئے اسکے پاس وقت نہیں بچے گا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ گھر کی حالت تباہ ہوجائے گی، گھر کا سنبھالنے والا اور بچوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔لھذا بچے بگڑ جائیں گے اور گھر برباد ہوجائے گا۔

تم نے دیکھا ہوگا کہ بہت سی عورتیں بچوں کو گھر میں چھوڑ کر گھومنے نکل جاتی ہیں یہ بچوں کے اوپر بہت بڑا ظلم ہے

حضرت فاطمہ زہراؑ رسولؐ اللہ کی بیٹی تھیں۔تمام دنیا کا اختیار اُن کے پاس تھا لیکن انہوں نے زندگی بھر **خدا** اور **رسولؐ** کی مرضی کے بغیر گھر سے باہر قدم نہیں نکالا، ہمارے اوپر اُن کی پیروی لازم ہے۔

حدیث میں ہے کہ جب عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔اور اِسی طرح اگر مرد اُسے بے پردہ گھمانے لے جاتا ہے تو اس پر بھی فرشتوں کی لعنت پڑتی ہے۔عورت کو چاہیئے کہ اگر مجبوری میں گھر سے باہر نکلنا بھی پڑے تو حجاب کا مکمل لحاظ رکھے۔

آجکل حجاب بھی فیشن بن گیا ہے۔صرف سر پر اسکارف یا مقنع ہوتا ہے جس سے بال تو ڈھکے ہوتے ہیں لیکن ہاتھ بازوؤں تک کھلے ہوتے ہین جبکہ گٹوں تک ڈھکے ہونا چاہیئے۔جیسے اتنی باریک داڑھی رکھنا جو مونڈنے جیسی ہوجائے۔

بے پردگی بہت بڑا گناہ ہے۔ادھورا پردہ بھی بے پردگی کی طرح ہے۔

اپنی ماں، بہن، بیٹی، خالہ، پھوپھی، نانی، دادی اور بیوی کے علاوہ دوسری عورتوں کو دیکھنا گناہ ہے

یہ نہ دیکھو کہ لوگ کیا کر رہے ہیں یہ دیکھو کہ خدا کیا پسند کرتا ہے اور ہمارے ائمہ نے کیسے زندگی بسر کی ہے۔لوگ لاکھ مذاق اڑائیں حکم خدا کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ پردہ بھی حکم خدا ہے مختصر یہ کہ جس طرح موتی کے لئے صدف ہے اسی طرح عورت کے لئے پردہ ہے۔

مشق

معنی بتاؤ: ۔صدف ۔جواہرات ۔روزگار ۔ظلم ۔مرضی ۔قدم ۔پیروی ۔فرشتے ۔لعنت ۔زیور

جملے بناؤ: ۔ظلم ۔حجاب ۔گناہ ۔زیور

خالی جگہوں کو بھرو: ۔جواہرات رکھنے کے لئے..... ضروری ہے۔

۔غیر مرد سے..... ضروری ہے۔ ۔حضرت فاطمہ زہراؑ..... کی بیٹی تھیں۔ ۔ہم پر ان کی..... لازم ہے۔

سوالات

١ مرد کا کام کیا ہے؟ ٢ عورت کا کام کیا ہے؟

٣ عورتوں کے گھومنے سے کیا نقصان ہوگا؟

٤ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا کیسا ہے؟

۱۴ چودھواں سبق

کیا ہم کھیلنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں

اللہ کے سارے سچے اور اچھے بندے **قِیامَت** کے دن سے ڈرتے ہیں اور کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس کے نتیجہ میں **اللہ** ان سے ناراض ہو۔ اور وہ **جَہَنَّم** کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے **سپُرد** کردیئے جائیں۔

ہمارے نبیؐ اور ہمارے اماموںؑ نے ہمیں قِیامت کے حساب سے ڈرتے رہنے کی تاکید کی ہے اور نیک عمل کرتے رہنے کا حکم دیا ہے

حضرت امام حسن عسکریؑ کا بچپن تھا۔ یہی کوئی سات، آٹھ برس کا سن ہوگا۔ ایک دن آپ سڑک کے کنارے کھڑے تھے، وہیں کچھ بچے کھیل رہے تھے۔

لیکن آپ ان سے **الگ تھلگ** کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے خاموش کھڑے تھے اور پلکوں پر آنسو جھلک رہے تھے۔

اُدھر سے ایک بزرگ آ نکلے جن کا نام تھا بُہلول۔ انہوں نے دیکھا کہ نبیؐ کا چاند آنکھوں میں آنسو بھرے کھڑا ہے۔

ان کا دل تڑپ اٹھا اور امامؑ سے بولے

''آپ کیوں روتے ہیں؟ میں آپ کے لئے کھلونے لائے دیتا ہوں ان سے جی بھر کے کھیلئے''

امامؑ نے جواب میں فرمایا: ''میں کھیل کود میں وقت نہیں گنواتا۔''

بہلول نے یہ جواب سنا تو بہت متعجب ہوئے۔ عرض کیا: ''پھر آپ کیوں رو رہے ہیں؟''

کم سن امامؑ نے ارشاد فرمایا: ''میں اللہ کے خوف سے روتا ہوں''۔

بُہلول کو اور زیادہ اچنبھا ہوا۔ اِس کمسنی میں اللہ کا اتنا ڈر! عرض کیا: ''آپ تو ابھی بچے ہیں۔ آپ کو اللہ سے اتنا ڈرنے کی کیا ضرورت ہے؟''

امامؑ نے یہ جملہ سُنا تو پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگے۔ ہچکیاں بندھ گئیں۔

بولے: ''بہلول! میں نے اپنی ماں کو چولہا جلاتے دیکھا ہے، وہ چولہے میں پڑی ہوئی بڑی لکڑیوں کو جلانے کے لئے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیوں میں آگ لگاتی ہیں۔ جب چھوٹی لکڑیاں جل اُٹھتی ہیں تب بڑی لکڑیوں میں آگ لگتی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ جب قیامت کے دن بڑے بوڑھے جہنم کا ایندھن بنیں تو میں اس ایندھن کو جلانے والی چھوٹی لکڑیوں میں ملا دیا جاؤں۔''

یہ کہہ کر امامؑ اتنا روئے کہ بے ہوش ہو گئے

امامؑ تو معصوم تھے۔ ان سے گناہ تو کیا کبھی معمولی بھول چوک بھی نہیں ہوئی۔ ایسی حالت میں جب

وہ قیامت سے اتنا ڈرتے تھے تو ہم گناہگار انسانوں کو قیامت سے کتنا ڈرنا چاہئے۔ یہ سوچنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔

جو جہنم سے ڈرے گا وہ کبھی کوئی گناہ نہیں کرے گا۔

جو جنت میں جانا چاہتا ہے وہ ہمیشہ نیک اور اچھے کام کرے گا۔

مشق

معنی بتاؤ: متعجب۔ کم سن۔ جملہ۔ پھوٹ پھوٹ کر رونا۔ شعلہ۔ تاکید۔ معمولی۔ فائدہ۔ معصوم

جملے بناؤ: کم سن۔ جملہ۔ شعلہ فائدہ۔ معصوم

خالی جگہوں کو بھرو:

- میں آپ کے لئے .... لائے ...... ہوں۔
- جو...... سے ڈرے گا وہ کبھی کوئی...... نہیں کرے گا۔
- جو ...... میں جانا چاہتا ہے وہ ہمیشہ ...... اور ...... کام کرے گا۔

سوالات

۱) امام حسن عسکریؑ کے قول سے تم نے کیا سبق لیا؟
۲) چھوٹے بچوں کو خدا سے کیوں ڈرنا چاہئے؟
۳) امامؑ نے بہلول کی بات کا کیا جواب دیا؟
۴) کیا تم نے اپنی ماں کو چولہا جلاتے دیکھا ہے؟
۵) یہ بہلولؒ کون تھے؟

۱۵

پندرہواں سبق

چودہ رہبر

کرو بچّوں سب مل کے شکرِ خدا
کہ رہبر ملے ہم کو سب سے جدا

وہ چودہ ہیں یہ تم کو معلوم ہے
کہ جن میں سے ہر ایک معصوم ہے

ہمیں اچھا اخلاق جن سے ملا
محمدؐ ہے نام اُن کا صلِّ علیٰ

طہارت کے زیور لباسِ حیا
عطا کرتی ہیں ہمیں فاطمہؑ

ہیں مولا علیؑ اپنے پہلے امام
کہ مشکل میں یاد آتا ہے جن کا نام

ہیں سردارِ جنّت امام حسنؑ
ملا جن سے امن واماں کا چلن

بُرائی جو دیکھو تو آئے نہ چین
سبق دے گئے کربلا میں حسینؑ

سکھاتے ہیں ہم کو یہ زین العبادؑ
رہے ہر گھڑی ہم کو اللہ یاد

کوئی مثلِ باقرؑ یا جعفرؑ نہیں
جو دیتا ہو یوں، علمِ دنیا و دیں

بتاتے ہیں کاظم علیہ السلام
جو غصّہ پیئے وہ ہے عالی مقام

امام رضاؑ کہ وہ دیکھو صفت
کہ رسوا ہے اب تک شہنشاہیت

خدا جلد حجّت کا کر دے ظہور
کہ دنیا بُرائی سے ہو جائے دور

تقیؑ و نقیؑ و حسن عسکریؑ
وہ دیتے ہیں زنداں میں بھی روشنی

ضیاء جیتے اور ہو اندھیروں کی ہار
ہمارا بھی ہو ناصروں میں شمار

مشق

معنی بتاؤ: • حیا • لباس • عطا • صفت • عالی مقام

جملے بناؤ: • اخلاق • معصوم • ناصر • شمار • کربلا

خالی جگہوں کو بھرو:

• امام..........کہ وہ دیکھو.......... • کہ ....ہے اب تک..........

• خدا جلد .... کا کر دے .... • کہ دینا........سے ہو جا کے دور.........

سوالات

۱ اس شعر کا مطلب اپنی کاپی میں لکھو

بُرائی جو دیکھو تو آئے نہ چین
سبق دے گئے کربلا میں حسینؑ

۱۶ سولہواں سبق

قنبرؒ

رسولؐ اللہ سے پہلے دنیا میں لوگ دوسرے مُلکوں پر یا دوسرے قبیلوں پر چڑھائی کرکے وہاں کے لوگوں کو غلام اور کنیز بنالیا کرتے تھے اور اُن کے ساتھ بے حد بُرا برتاؤ کرتے تھے۔ ان کو آدمی تک نہ سمجھتے تھے۔

رسولؐ اللہ نے اسلام کا پیغام سنایا تو اس میں یہ بھی بتایا کہ دوسری قوموں پر چڑھائی کرنا بہت بُری بات ہے۔

دوسرے لوگوں کو غلام بنا کر ان کے ساتھ بُرا برتاؤ کرنا انسانیت کے خلاف ہے۔ چنانچہ ہمارے رسولؐ اور ائمہؑ نے غلاموں اور کنیزوں کی آزادی کی مہم چلائی تاکہ دھیرے دھیرے یہ بری روایت ختم ہو جائے۔

چنانچہ حضرت علیؑ نے غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرکے اور اُن کو آزاد کرکے دنیا والوں کو سبق دے دیا۔ **ہم سب اللہ کے بندے ہیں کسی کو اپنا غلام بنا کر نہیں رکھنا ہے**

حضرت علیؑ کے ایک غلام تھے جن کا نام قنبرؓ تھا۔ یہ انتہائی وفادار، اطاعت کرنے والے اور بہادُر تھے

اُن کی بہادری کا یہ عالم تھا کہ جب حَجَّاجُ بن یوسف نے یہ سوچ کر کہ حضرت علیؑ کے چاہنے والوں

کو قتل کرایا جائے، قنبرؓ کو بلایا اور پوچھا کہ کیا تمہیں قنبرؓ ہو؟

تو انہوں نے کہا: ہاں۔

حجّاج نے پوچھا: کیا علیؑ ابن ابی طالبؑ تمہارے آقا تھے؟

فرمایا: بیشک۔

حجاج نے کہا: اچھا اب تم علیؑ اور اُنکی نسل میں آنے والے سارے ائمہؑ سے بیزاری کرو۔

آپ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا دین بھی ہے جو حضرت علیؑ کے دین سے بہتر ہو؟

حجاج کو یہ سن کر غصہ آ گیا اور اس نے کہا کہ تم کس طرح قتل ہونا پسند کرو گے؟

آپ نے فرمایا کہ جس طرح تو قیامت کے دن میرے ہاتھ سے قتل ہونا پسند کرے۔

قنبرؓ جس طرح ایک وفادار غلام تھے اُسی طرح حضرت علیؑ بھی ان کے ساتھ برابری کا برتاؤ کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ آپؑ نے بازار سے دو کپڑے خریدے۔ ایک ذرا کچھ اچھا تھا اور ایک معمولی۔ اچھا والا قنبرؓ کو دے دیا اور معمولی والا خود لے لیا۔ قنبرؓ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ آقا و مولا ہیں آپ اچھا والا پہنئے۔

آپؑ نے فرمایا کہ تم ابھی جوان ہو، جوانوں کو اچھے کپڑے پہننے چاہئیں۔ میری عمر تم سے زیادہ ہے

میرے لئے معمولی کپڑے ہی ٹھیک ہیں۔

مولیٰ نے اس طرح ہمیں سبق دیا کہ ہمیشہ اپنے سے کمزوروں اور ماتحتوں کا خیال رکھا جائے۔ اُنھیں حقیر نگاہ سے نہ دیکھا جائے، اُن کے جذبات کا خیال رکھا جائے۔

مشق

معنی بتاؤ: غلام • قبیلہ • انسانیت • وفادار • اطاعت • عالم • معمولی • برتاؤ • ملک • بے زاری • علیہ السلام • ابن • قیامت

جملے بناؤ: بھائی چارہ • غیبت • عیادت • الزام • مشایعت

خالی جگہوں کو بھرو:

- رسولؐ اللہ نے .... سنایا تو .... یہ بھی بتایا کہ .... پر .... کرنا بہت .... ہے۔
- حضرت علیؑ کے .... تھے جن کا نام .... تھا۔
- آپ نے فرمایا کہ .... قیامت کے دن .... ہونا پسند کرے۔

سوالات

۱ دنیا میں غلاموں کے ساتھ کیسا برتاؤ ہوتا تھا؟

۲ حضرت علیؑ نے قنبرؓ کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟

۳ قنبرؓ کی بہادری کا کوئی واقعہ سناؤ؟

۴ جناب قنبرؓ اور حجاج کا مکالمہ لکھ کر دکھاؤ۔

۱۷ سترہواں سبق

نغمۂ عمل

قدم راہ حق میں بڑھاؤ تو جانیں
صداقت کا پرچم اٹھاؤ تو جانیں

مقابل میں اہل ستم کے عزیزو
شجاعت کے جوہر دکھاؤ تو جانیں

جو گونجا تھا فاران کی چوٹیوں پر
وہ پیغام حق پھر سناؤ تو جانیں

تعصب کی چھائی ہوئی ظلمتوں میں
محبت کی مشعل جلاؤ تو جانیں

ہدایت کی راہوں سے بھٹکے ہوؤں کو
چلن زندگی کا سکھاؤ تو جانیں

اخوت، محبت، شرافت کی خاطر
نئی ایک بستی بساؤ تو جانیں

مشق

معنی بتاؤ: • نغمہ • جوہر • اخوت • تعصب • فاران

جملے بناؤ: • محبت • شرافت • اخوت • مشعل • صداقت

خالی جگہوں کو بھرو:

- مقابل میں .... کے عزیزو۔
- شجاعت کے .... دکھاؤ تو جانیں۔
- .... کی چھائی ہوئی .... میں۔
- محبت کے .... جلاؤ تو جانیں۔

سوالات

۱ شعر کا مطلب بتاؤ: جو گونجا تھا فاران کی چوٹیوں پر
وہ پیغام حق پھر سناؤ تو جانیں

۱۸ اٹھارہواں سبق

تولّا - تبرّا

ہمارے دین، اسلام نے ہمیں جہاں اور بہت سی اچھی باتیں سکھائی ہیں ان میں سے دو باتیں یہ بھی ہیں۔ تولّا اور تبرّا

تولّا کے معنی ہیں اچھے اور نیک لوگوں سے محبت اور انکے طور طریقے اپنانا اور تبرّا کے معنی ہیں برے اور بدکردار لوگوں سے نفرت و بیزاری اور انکے اعمال سے دوری اختیار کرنا۔ جو جتنا اچھا ہوگا اُس سے اُتنی ہی محبت ہوگی اور جو جتنا برا ہوگا اس سے اتنی ہی نفرت ہوگی۔ یہ انسانی فطرت ہے

حضرت محمد مصطفیٰؐ اور اُن کے بارہ نائب جو ہمارے بارہ امامؑ ہیں اور حضرت فاطمہ زہراؑ یہ دنیا میں سب سے اچھے لوگ تھے ان سے اچھا کوئی دوسرا نہ تھا۔ اس لئے اُن سے محبت اور ان کی پیروی ضروری ہے۔

تم نے سنا ہوگا کہ ایک دفعہ کچھ لوگ رسول اکرمؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپؐ نے ہم کو

اچھا راستہ دکھانے میں بڑی تکلیف اٹھائی ہے۔اب اپنی تکلیف کی اُجرت اور اپنی محنت کی مزدوری لے لیجئے۔

تو آپؐ نے حکم خدا سے ارشاد فرمایا کہ

"قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى"

یعنی

میں اپنی محنت کا کوئی بدلہ نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ تم میرے اقربا سے دل سے محبت کرو
(شوریٰ آیت،۲۲)

اس لئے کہ جب تم اُن سے محبت کرو گے تو ان کے طور طریقے کو بھی اپناؤ گے اور اس طرح دین اسلام پر عمل کر کے اچھے آدمی بن جاؤ گے اور میرا دین خود بخود پھیلتا رہے گا۔

یاد رکھو!

محبت وہی محبت ہے جو دل سے کی جاتی ہے۔خالی زبان سے اظہار محبت کوئی محبت نہیں ہے۔

رسول اللہؐ سے سچی محبت اُسی کو ہے جو آپؐ کی اولاد کو دل سے چاہتا ہو خالی زبان سے نہیں۔

اب جس طرح تولاّ دل سے محبت کا نام ہے جس کے بعد کوئی برے کام نہیں کر سکتا۔اسی طرح تبرّا برائی اور برے لوگوں سے دل سے نفرت اور اُن کے اعمال سے دور رہنے کا نام ہے،تبرّا کے معنی گالی دینے،ہنگامہ کرنے یا فلاں پر لعنت کا شور مچانے کے نہیں بلکہ تبرّا کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ برے ہیں ان سے نفرت کی جائے۔

ان سے بیزار رہا جائے لیکن اس طرح نہیں کہ انہیں برا کہتے رہیں اور خود وہی کرتے رہیں بلکہ اس طرح کہ ان کے طور طریقے کو چھوڑ دیں۔

انہوں نے دوسروں کا حق چھین لیا تھا تو ہم کسی کا حق غصب نہ کریں۔

انہوں نے مظلوموں کا گھر جلانے کیلئے آگ اور لکڑی جمع کی تھی تو ہم کسی مومن کا دل نہ جلائیں

وہ

میدان جنگ سے بھاگ گئے تھے

ہم

دینداری کے میدان میں ڈٹے رہیں دین کو بچاتے رہیں اور دین کا میدان چھوڑ کر کبھی نہ بھاگیں۔

وہ **شراب** پیتے تھے تو ہم نہ پیئیں، وہ نشہ میں دھت رہتے تھے تو ہم نشہ نہ کریں، وہ جوا کھیلتے تھے تو ہم نہ کھیلیں۔

وہ بے ایمانی کرتے تھے تو ہم نہ کریں۔ وہ اہلبیتؑ اور اُن کے دوستوں پر ظلم کرتے تھے تو ہم کسی کو نہ ستائیں ورنہ اگر ہم اُنہیں کی طرح ساری برائیاں کرتے رہے تو اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ اُن سے ہماری نفرت زبانی ہے اور ہم دل سے اُن کے ساتھ ہیں۔

اب دیکھنا ہے کہ ہم میں کتنے آدمی ہیں جو رسولؐ اور اولادِ رسولؐ سے محبت کرتے ہیں اور کتنے آدمی ہیں جو ان کے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ اس کا فیصلہ ہر ایک کے عمل سے ہوگا۔ بچو! تم اچھے کام کرو، نماز پڑھو، روزہ رکھو، جھوٹ نہ بولو، کسی کو نہ ستاؤ، کسی کا مال نہ کھاؤ، کسی غریب کا حق نہ مارو۔

کسی کے ساتھ بے ایمانی نہ کرو تا کہ اہلبیتؑ کے دوستوں میں شمار کئے جاؤ

مشق

معنی بتاؤ: • تولّا • تبرّا • محبت • نفرت • طور طریقہ • بیزاری • اجرت • حق مار لینا • قرابتداری • غصب • قاتل • اہلبیتؑ • اقربا • اولاد • مظلوم • شمار

جملے بناؤ: • تبرّا • طور طریقہ • اجرت • غصب • قاتل

خالی جگہوں کو بھرو:

- تولّا کے معنی ہیں .... اور ..... سے محبت۔
- میں اپنی .... کا کوئی .... نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ تم میرے .... سے دل سے .... کرو۔

سوالات

۱ دل سے دوستی اور دل سے دشمنی کا کیا مطلب ہے؟

۲ اہلبیتؑ کے دشمنوں کا طور طریقہ کیا تھا؟

۳ تم اہلبیتؑ کی پیروی کس طرح کرتے ہو؟

۴ تولا اور تبرّا کے کیا معنی ہیں؟

انیسواں سبق

۱۹

جنابِ ابوذرؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے عرب میں لڑائیاں بہت ہوتی تھیں۔

اَعرابیوں کی فطرت میں لڑنے کا جذبہ پوشیدہ تھا۔

وہ بات بات پر

تلوار اٹھالیا کرتے تھے اور پھر مدتوں لڑا کرتے تھے

ایک ایک اونٹ اور ایک ایک گھوڑے پر چالیس چالیس

سال جنگیں ہوا کرتی تھیں۔

عرب اپنی اس حالت پر بے حد خوش تھے اور اسے بہت بڑی بہادری سمجھتے تھے

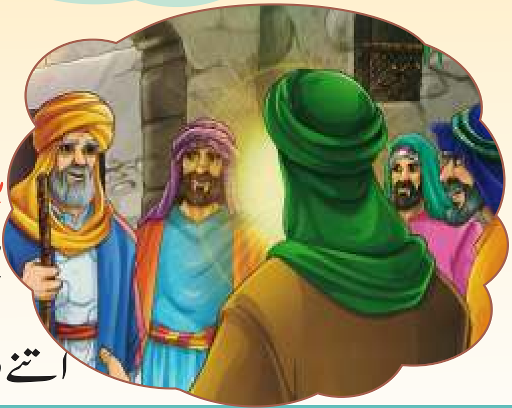

رسول اللہؐ نے جب اسلام کو پھیلایا تو اس میں یہ بھی بتادیا کہ

بات بات پر لڑنا بہادری نہیں ہے بلکہ درندگی ہے۔ یہ بہت بڑی

بُزدلی ہے کہ آدمی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور ایک جانور کے لئے

اتنے دنوں تک آدمیوں کا خون بہاتا رہے جب کہ آدمی کی قدر و قیمت

جانور سے کہیں زیادہ ہے۔

اسی لئے رسول خداؐ نے جنگ کی جگہ پر جہاد کو رکھا اور جہاد شروع کرنے کے لئے کسی معصوم کی اجازت کو ضروری قرار دے دیا تاکہ لڑائی میں جوش کے ساتھ ہوش بھی باقی رہے۔

رسول اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا کہ

"سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہہ دی جائے اور اِس کے اقتدار کی کوئی پروانہ کی جائے۔"

آپؐ کا یہ فرمان آپ کے اچھے اصحاب نے اپنالیا

اُنہیں اصحاب میں سے
ایک جناب ابوذرؓ بھی تھے

یہ حضرت علیؑ کے خاص چاہنے والوں میں تھے۔ انہوں نے جب یہ دیکھا کہ حکومت مسلمانوں کا مال لُوٹ لُوٹ کر جمع کر رہی ہے تو بڑی بہادری کے ساتھ دربار میں پہنچ گئے اور صاف لفظوں سے یہ خدائی اعلان سنایا کہ جو لوگ اس طرح سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے اُن پر قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا۔

اس تقریر کا اثر تھا کہ حاکم وقت نے آپ کو بڑی خراب جگہ جو آپ کو سب سے زیادہ ناپسند تھی یعنی رَبْذَہ بھجوا دیا اور آپ وہیں مُسَافَرت کے عالم میں دار فانی سے رخصت ہو گئے۔

جناب ابوذرؓ کا پیغام ہے سچ اور حق کا ساتھ دینا چاہے اسکی وجہ سے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ اٹھانا پڑے۔

مشق

معنی بتاؤ: • فطرت • جذبہ • پوشیدہ • معصوم • جوش • ہوش • مخصوص • جہاد • عذاب • مسافرت • بے حد • ظالم • ربذہ • قیمت

جملے بناؤ: • جذبہ • معصوم • ہوش جہاد • مسافرت • بے حد • ربذہ

خالی جگہوں کو بھرو:

- رسول اللہ سے پہلے........ میں بہت........ ہوتی تھیں۔
- رسولؐ نے............. کی جگہ پر...... لکھا۔
- جو آپ کو سب سے زیادہ .... تھی یعنی........ بھجوا دیا۔

سوالات

(۱) جہاد کسے کہتے ہیں اور اس میں کیا شرط ہے؟ (۲) حضرت ابوذرؓ نے کون سا جہاد کیا تھا؟

(۳) ظالم کے دربار میں جناب ابوذرؓ نے کون سا خدائی اعلان سنایا تھا؟

(۴) جناب ابوذرؓ کو کونسی جگہ ناپسند تھی؟

۲۰ بیسواں سبق

خودداری

ایک کتے نے کہا یہ شیر سے ہے بات کیا
سارے جنگل پر مُسلَّم ہے جو سرداری تری

جانور جتنے ہیں تجھ کو مانتے ہیں بادشاہ
جانتے ہیں گرچہ وہ فطرت ہے خونخواری تری

آدمی بھی کرتے ہیں عزت تری ہر اک طرح
گو کہ ہے مشہورِ عالم، مردم آزاری تیری

بھاگتے ہیں جانور جتنے ہیں تجھ کو دیکھ کر
کس قدر دہشت ہر اک کے دل پہ ہے طاری تری

تو کسی کے بھی نہیں دنیا میں کام آتا کبھی
قوم ہے بےمنفعت اور ذات ناکاری تری

رحم کی نرمی کی تجھ میں خو نہیں ہے نام کو
بلکہ ہے مشہور دنیا میں ستمگاری تری

دیکھتے ہیں جب ترے اس ظالمانہ کام کو
لوگ پھر عزت سے کیوں لیتے ہیں تیرے نام کو

بَرخلاف اس کے مجھے دیکھو کہ ہوں خدمت گذار
ساری دنیا میں مُسلَّم ہے وفاداری مری

اپنے مالک کی حفاظت رات بھر کرتا ہوں میں
پاسبانی کو ہے اُس کی، وقف بے داری مری

جب کہیں جاتا ہے تو رکھتا ہے مجھ کو ساتھ ساتھ
کٹتی ہے خدمت میں اس کی عمر ہی ساری مری

جب کبھی جھڑکا تو بھاگا، جب بُلایا آ گیا
دیکھئے، فرماں پذیری، حُکم بَرداری مری

پھر بھی ہے بدنام دنیا میں ہر اک سو میرا نام
ہر گلی کوچہ میں ہوتی ہے سدا خواری مری

مارتا ہے کوئی پتھر کوئی ڈنڈے سے مجھے
ایک بھی سنتا نہیں ہے گریہ و زاری مری

شیر نے سن کر دیا یہ مختصر اس کو جواب
میری عزت کا سببِ خاص خودداری مری

غیر کے ٹکڑوں پہ رہتی ہے تری ہردم نظر
اس لئے دنیا میں ہے تو خوار و رسوا در بدر

مشق

معنی بتاؤ:۔ مسلّم۔رسوا۔دہشت ۔منفعت ۔ ناکاری ۔خُو ۔فرماں پذیری ۔حُکم برداری ۔خونخواری۔دربدر

جملے بناؤ:۔جنگل ۔سرداری ۔خدمت گذار ۔بازار ۔حفاظت ۔سدا ۔خدار

خالی جگہوں کو بھرو:

- شیر نے سن کر دیا یہ .... اس کو .... میری .... کا سبب خاص .... مری
- اس لئے .... میں ہے تو .... در بدر

سوالات

١ اس نظم سے تم کیا سمجھے؟
٢ شیر اور کتے میں کیا فرق ہے؟
٣ شیر کی عزت کیوں ہوتی ہے؟
٤ اس شعر کا مطلب بتاؤ؟ غیر کے ٹکڑوں پہ رہتی ہے تری ہردم نظر
اس لئے دنیا میں ہے تو خوار و رسوا در بدر

۲۱ اکیسواں سبق

اللہ کی ایک نعمت تقیہ مہربانی

ہاشم اور ناظم دونوں رات کو آٹھ بجے **سیدھے راستے** سے گھر جا رہے تھے۔ چلتے چلتے اندھیرے میں ایک **چمک دار** چیز دکھائی دی۔ ہاشم **ہمت** کر کے آگے بڑھ گیا، کیا دیکھا کہ ایک سانپ ہے جو **پھن** کاڑھے ہوئے کھڑا ہے۔

ہاشم ایک **چیخ** کے ساتھ واپس ہوا اور اس نے ناظم سے کہا کہ اب دوسرے راستے سے چلو۔ ناظم نے کہا کہ میں تو اسی راستے سے جاؤں گا۔ میری امی نے بتایا ہے کہ ہمیشہ سیدھے راستے سے چلا کرو۔ ٹیڑھے راستے پر چلنا برے لڑکوں کا کام ہے۔

ہاشم نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو اور تمہاری امی نے بھی ٹھیک کہا ہے۔ میری امی نے بھی مجھے یہی سکھایا تھا۔ لیکن بھائی اس وقت راستے میں **سانپ** ہے۔ اس وقت کیسے جایا جا سکتا ہے؟

ناظم نے کہا: سانپ سے کیا ہوتا ہے؟

ہاشم نے جواب دیا: وہ ہم دونوں کو ڈس لے گا اور ہم لوگ مر جائیں گے۔

ناظم بولا: چاہے جان چلی جائے لیکن میں سیدھے راستے کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ میرے بزرگوں کی تعلیم ہے میں اسے ترک نہیں کر سکتا۔

ہاشم نے کہا: میاں یہ **بیوقوفی** ہے اسے فرمانبرداری نہیں کہتے۔

دیکھو!

انسان کی زندگی میں کبھی کبھی ایسے حالات آجاتے ہیں جب اسے سیدھا راستہ چھوڑ کر تھوڑی دیر کے لئے ٹیڑھے راستے پر آنا پڑتا ہے اور جان بچانے کے لئے اسے عیب نہیں کہا جاتا بلکہ اسی کو عقلمندی کہا جاتا ہے۔

جان ہے تو جہان ہے

زندہ رہیں گے تو ہمیشہ سیدھے راستے پر چلیں گے اور آج ہی مر گئے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سیدھے راستے سے محروم ہو جائیں گے۔

ناظم کو یہ بات بہت پسند آئی۔

اس نے کہا کہ بات تو تم ٹھیک کہتے ہو لیکن کہیں یہ بات خدا کو بری نہ لگ جائے۔

ہاشم نے کہا: ہرگز بری نہیں لگے گی کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ

ہمارے رسولؐ کے ایک صحابی حضرت عمّار یاسرؓ کو مکّہ کے کافروں نے گھیر کر ان سے رسولؐ کے خلاف کچھ الفاظ کہلوائے تو وہ روتے ہوئے حضورؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں تو مر گیا۔ میری زبان سے حضورؐ کے خلاف الفاظ نکل گئے۔ تو قرآن شریف کی آیت نازل ہوئی کہ مجبوری میں سیدھے راستے کو

چھوڑ دینے والے پر کوئی عذاب نہیں ہوسکتا، بشرطیکہ اس کے دل میں یہ رہے کہ مجبوری کے ہٹتے ہی پھر سیدھے راستے کو اختیار کرلے گا۔

ناظم کے دل میں یہ بات لگ گئی اور اس نے خوش ہوکر پوچھا:

بھائی ہاشم ہمارے دین اسلام میں اسے کیا کہتے ہیں؟

ہاشم نے جواب دیا: تَقِیّہ

مشق

معنی بتاؤ: ▪ چمکدار ▪ ہمیشہ ▪ بزرگ ▪ تعلیم ▪ ترک ▪ فرماں برداری ▪ عیب ▪ عقلمندی ▪ عذاب ▪ اختیار ▪ تقیہ ▪ چیخ ▪ حضور

جملے بناؤ: ہمیشہ • ترک • عذاب • چیخ • حضور

خالی جگہوں کو بھرو:

- ناظم کو یہ بات بہت.........آئی۔
- جان ہے تو...................ہے۔
- ناظم کے دل میں یہ.........لگ گئی۔

سوالات

١) ہاشم ناظم نے راستہ کیوں بدل دیا؟ ٢) سیدھا راستہ کب چھوڑا جاسکتا ہے؟

٣) ناظم نے ہاشم کی بات کیوں مان لی؟

٤) حضرت عمّارؓ کا واقعہ کیا ہے؟

٥) مجبوری میں راستہ بدل دینے کا نام شریعت میں کیا ہے؟

بائیسواں سبق ۲۲

ہمدردی

عزیزوں اور محتاجوں سے ہمدردی ایک ایسا عمل ہے، ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان کی انسانیت کو پہچانا جاتا ہے

آج کے زمانے میں آپس کی ہمدردی اس قدر کم ہوگئی ہے کہ ضعیفی میں بیٹا باپ کے کام نہیں آتا، مفلسی میں بھائی، بھائی سے دور بھاگتا ہے۔

اور جب اتنے قریب کے رشتوں میں ہمدردی نہیں پائی جاتی تو دوسروں کے ساتھ ہمدردی کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔

دین اسلام نے انسان کو ہر قسم کی ہمدردی کا سبق دیا ہے اور امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ ہمارے شیعوں کو دو باتوں کے ذریعہ پہچانو! ۱ نماز کے اوقات کی پابندی ۲ آپس کی مالی ہمدردی

✱ لیکن ہمارا یہ عالم ہے کہ سڑک پر کسی فقیر، غریب، ناچار کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف مڑکر نظر کرنے کا خیال بھی نہیں آتا۔ ہمارا سر جھکتا ہی نہیں کہ اپنے سے کمتر لوگوں پر نظر پڑ سکے۔

حالانکہ ہمارے مولا و آقا حضرت علیؑ اور ان کے دونوں فرزند حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا طریقہ کچھ اور ہی تھا۔

مشہور واقعہ ہے کہ

جب حضرت علیؑ کی شہادت ہوگئی اور امام حسن و حسینؑ باپ کے جنازے کو کوفہ سے باہر نجف میں دفن کر کے واپس ہوئے تو راستے میں ایک کھنڈر سے کسی کے کراہنے کی آواز سُنی۔ آج کے رئیس زادے ہوتے تو مڑ کر نظر بھی نہ کرتے۔ لیکن دونوں حضرات امام تھے اور جنت کے جوانوں کے سردار۔

مگر وہ اپنا غم بھول گئے اور کھنڈر کی طرف چل پڑے۔ قریب جا کر دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک اندھا بیکس و ناچار شخص پڑا ہوا ہے۔

پوچھا بھائی کیا حال ہے؟

اس نے کہا: کیا پوچھتے ہو۔ ایک بندۂ خدا برابر مجھے کھانا پانی لا کر اپنے ہاتھ سے کھلایا کرتا تھا۔ آج تین دن ہوگئے وہ نہیں آیا ہے۔ بھوک سے بے دم ہو رہا ہوں۔

شہزادوں نے پوچھا کہ اس بندۂ خدا کا نام کیا تھا؟ تو اس نے کہا کہ اس نے نام نہیں بتایا اور جب میں پوچھتا تھا تو یہی کہتا تھا کہ ایک فقیر فقیر کے پاس بیٹھا ہوا ہے ایک غریب غریب کے پہلو میں بیٹھا ہے۔

یہ سنتا تھا کہ دونوں شہزادے رونے لگے اور فرمایا کہ

اے بندۂ خدا! وہ ہمارے باپ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ تھے۔

آج تین دن ہوئے کہ مسجد کوفہ میں سجدہ کی حالت میں ان کے سر پر تلوار لگائی گئی اور آج ان کی شہادت ہوگئی۔ ہم انہیں کے جنازے کو دفن کر کے آ رہے ہیں۔

نابینا آدمی سر پٹکنے لگا اور کہنے گا کہ ذرا مجھے بھی اپنے باپ کی قبر پر لے چلو، یہ سن کر دونوں شہزادے اس نابینا کو امامؑ کی قبر تک لے آئے اور وہ وہیں روتے روتے مر گیا۔

تم نے دیکھا کہ مصیبت زدہ انسان کو دیکھ کر ہمارے امام اپنے غم اور مصیبت کو بھول گئے اور اسکی مصیبت دور کرنے میں لگ گئے تم بھی ہمیشہ مصیبت زدہ، ناچار اور کمزور لوگوں کی مدد میں آگے آگے رہنا۔

مشق

معنی بتاؤ: ضعیفی ۔ مفلسی ۔ ہمدردی ۔ پابندی ۔ ناچار ۔ شہزادے ۔ جنازہ ۔ نابینا ۔ انسانیت ۔ شیعہ ۔ نجف ۔ مسجد ۔ انتقال

جملے بناؤ: مفلسی ۔ ناچار ۔ انسانیت ۔ نجف ۔ انتقال

خالی جگہوں کو بھرو:

- ہمارے شیعوں کو .... سے پہچانو۔
- .... نماز کے .... وقت کی پابندی۔
- آپس کی .... ہمدردی۔

سوالات

۱ امام جعفر صادقؑ نے شیعوں کی کیا نشانیاں بتائی؟

۲ جناب امیرؑ نابینا کے ساتھ کیا برتاؤ کیا کرتے تھے؟

۳ امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے کیا برتاؤ کیا؟

۴ تم نے اپنے امامؑ کے طریقہ پر عمل کیا یا نہیں؟ اپنی زندگی کا کوئی واقعہ بتاؤ۔

۲۳ تیئیسواں سبق

عقل کا فیصلہ

ایک دفعہ ایک **بندر** ایک ناریل کے درخت پر چڑھ گیا اور مزے میں **ناریل** توڑ توڑ کر اس کا پانی پینے لگا۔

ادھر سے ایک مسافر گذرا جو **چلتے چلتے** تھک چکا تھا۔ اور پیاسا بھی تھا۔ اس نے چاروں طرف پانی تلاش کیا مگر پانی کہیں بھی نہ ملا۔

اتنے میں اس نے دیکھا کہ بندر ناریل کے درخت پر بیٹھا ناریل کا مزیدار پانی پی رہا ہے۔
پیاسے مسافر نے کہا: میاں! بندر ہمیں بھی ایک دو ناریل دے دو۔
بندر نے طرح طرح کے منھ بنا کر اسے خوب چڑھایا مگر ناریل نہیں دیا۔

مسافر کو ایک ترکیب سوجھی۔ اسے معلوم تھا کہ بندر ہر چیز کی نقل کرتے ہیں۔

اس نے ایک پتھر اٹھا کر زور سے بندر کو مارا۔ بندر غصہ میں آ کر ناریل توڑ توڑ کر مسافر کے سر پر مارنے لگا۔

مسافر ہوشیار تھا۔ خود کو بچا کر ناریل سمیٹنے لگا۔

اس طرح اس کو چوٹ بھی نہیں لگی اور بہت سے ناریل بھی مل گئے۔ اس نے ناریل اٹھا لئے اور بندر کو دکھا دکھا کر ان کا پانی پینے لگا۔

بچو! تم نے دیکھا اگر مسافر چڑھ جاتا اور غصہ کرتا اور عقل کا استعمال نہ کرتا تو پیاسا ہی رہ جاتا۔ دوسری طرف بندر مسافر کو ناریل نہیں دینا چاہتا تھا مگر غصے میں اس نے بے قابو ہو کر مسافر کو خوب فائدہ پہونچایا اور خود کھانے کے بجائے اس کو کھلا دیا۔

یاد رکھو!

غصے کے فیصلے غلط ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی چڑھائے تو چڑھنے کے بجائے ہنس کر ٹال دو یا تم اپنی عقل سے اس کا جواب دے دو۔

مشق

معنی بتاؤ: مسافر۔ ناریل۔ نقل۔ پتھر۔ ہوشیار۔ چڑھائے۔ ٹال

جملے بناؤ: ناریل۔ بندر۔ غصہ۔ ہوشیار۔ ٹال

خالی جگہوں کو بھرو:

- میاں! بندر ہمیں .... دے دو۔
- اس نے .... اٹھا کر زور سے ..... مارا۔
- .... کے فیصلے .... ہیں۔

سوالات

١) مسافر نے کیا ہوشیاری کی؟

٢) غصے میں لئے گئے فیصلے کیسے ہوتے ہیں؟

٣) اس درس سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۲۴

چوبیسواں سبق

ہندوستان

یہ ہندوستاں رشکِ خُلدِ بریں
اُگلتی ہے سونا وطن کی زمیں

کہیں کوئلے اور لوہے کی کان — کہیں سُرخ پتھر کی اونچی چٹان
کہیں سنگِ مَرمَر کی شفاف سِل — پھسلتا ہے جس کی صفائی پہ دِل
بہت سے خزینے ہیں اِس خاک میں — ہزاروں دفینے ہیں اِس خاک میں
ہماری گھٹائیں گُہر بار ہیں — ہمارے بیاباں بھی گُلزار ہیں
بڑے رَس بھرے ہیں ہمارے ثمر — بہت ہی گھنے ہیں ہمارے شجر
گُل ولالہ و یاسمن کے ایاغ — مہکتے ہوئے آم کے سبز باغ
لٹکتے ہوئے خوشے انگور کے — چھلکتے ہوئے جام بلّور کے
ہرے اور بھرے جنگلوں کی بہار — جھلا جھل چمکتے ہوئے رنگ زار
یہ سورج کی کرنوں کا رنگین جال — کہ جس طرح فطرت نے کھولے ہوں بال
اُفق سے اُبلتا ہوا رنگ ونُور — فضاؤں میں پرواز کرتے طیور

کنول جھیل میں مُسکراتے ہوئے　چراغاں کا منظر دکھاتے ہوئے
تڑپتی مچلتی ہوئی بجلیاں　سمندر میں ملتی ہوئی ندیاں
یہ نیلم اور الماس کے کوہ سار　یہ چاندی کے پگھلے ہوئے آبشار
یہ مخمل میں لپٹی ہوئی وادیاں　ہمالہ کی گُل پوش شہزادیاں

یہ گنگا کا آنچل یہ جمنا کی ریت
یہ دھان اور گیہوں کے شاداب کھیت

مشق

معنی بتاؤ: رشک۔ خلد۔ سنگ۔ شفاف۔ خزینے۔ دفینے۔ گہربار۔ گلزار۔ ثمر۔ شجر۔ ایاغ۔ افق۔ طیور۔ آبشار۔ جام۔ بلور

جملے بناؤ: افق۔ طیور۔ آبشار۔ کان۔ نیلم۔ جام۔ بلور

خالی جگہوں کو بھرو:

- بہت سے........ اِس .... میں　ہزاروں ..... ہیں .... میں
- لٹکتے ہوئے خوشے ....　چھلکتے ہوئے .... کے
- .... سے اُبلتا ہوا ....　فضاؤں میں........کرتے......
- .... ہوئی بجلیاں　........ میں ملتی ہوئی ....

سوالات

۱ اس شعر کا مطلب بتاؤ!

یہ مخمل میں لپٹی ہوئی وادیاں　ہمالہ کی گُل پوش شہزادیاں

نئی دنیا

جہالت ہی سبب ہوتی ہے ذلت اور خواری کا
جہالت ہی سَبب ہوتی ہے اکثر بد نصیبی کا
جہالت جیسی لعنت کو زمانے سے مٹائیں گے
اسی دنیا کو ہم اک دن نئی دنیا بنائیں گے

نہ باہم رنجشیں ہوں گی نہ باہم سختیاں ہوں گی
نہ یہ ظُلم وستم ہوں گے نہ یہ بدبختیاں ہوں گی
ستم رانوں میں لُطف ورحم کے جذبے جگائیں گے
اسی دنیا کو ہم اک دن نئی دنیا بنائیں گے

کسی صُورت بھی ہم تھمنے نہ دیں گے کوششوں کی رَو
جو کم ہوتی نظر آئی چراغِ زندگی کی لَو
چراغِ زندگی میں خون بھی اپنا ملائیں گے
اسی دنیا کو ہم اک دن نئی دنیا بنائیں گے

فلک پر جگمگائے گا ستارہ آدمیّت کا
زمیں پر بول بالا ہوگا پھر عدل وصداقت کا
زمانے کو سبق روشن ضمیری کا پڑھائیں گے
اسی دنیا کو ہم اک دن نئی دنیا بنائیں گے

نرالی شان کا ہوگا قریب و دُور کا عالم
نظر آئے گا تا حدِ نظر اِک نُور کا عالم
نئی شمعیں جلائیں گے نئی محفل سجائیں گے
اسی دنیا کو ہم اک دن نئی دنیا بنائیں گے

فروزاں ہونگی ہر سینے میں شمعیں عزم و ہمت کی
کریں گے دِل سے پُوری ہم ضرورت مُلک وملت کی
ہم اپنے مُلک و ملت کو نئی منزل پہ لائیں گے
اسی دنیا کو ہم اک دن نئی دنیا بنائیں گے

مشق

معنی بتاؤ: • خواری • ستم رانوں • رَو • لَو • فلک • روشن ضمیری • فروزاں • عزم • ملت • لعنت • رنجش • باہم • جہالت • ذلت • عدل • بدنصیبی • بدبختیاں • عدل • صداقت

جملے بناؤ: • ستم رانوں • روشن ضمیری • عزم • لعنت • بدنصیبی • صداقت

خالی جگہوں کو بھرو:

- ....ہی........ ہوتی ہے اکثر .... کا
- اسی........کو........ دن نئی دنیا .... گے
- ....کا ہوگا قریب........ ....عالم
- نئی........جلائیں گے نئی محفل .... گے

سوالات

۱ تم نے اس نظم سے کیا سیکھا؟

۲ تم آگے چل کر کیا کرو گے؟

۳ یہ دنیا نئی دنیا کس طرح بن سکتی ہے؟

۴ اس شعر کا مطلب بتاؤ!

جہالت ہی سبب ہوتی ہے ذلت اور خواری کا
جہالت ہی سبب ہوتی ہے اکثر بد نصیبی کا

سلسلۂ نصاب تعلیم تنظیم المکاتب

کی

امامیہ اردو ریڈر (درجۂ چہارم)

عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آنے والی ہے

سلسلۂ نصاب تعلیم تنظیم المکاتب

کی

امامیہ اردو ریڈر (درجۂ پنجم)

عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آنے والی ہے

سلسلۂ نصاب تعلیم تنظیم المکاتب

خوبصورت اور رنگین طباعت والا **پارۂ عمّ (۳۰)** زیور طبع سے آراستہ ہوکر

منظر عام پر آچکا ہے

تنظیم المکاتب سے طلب فرمائیں

امامیہ اردو ریڈر

درجۂ سوّم

IMAMIA URDU READER

Book Three

تنظیم المکاتب

Tanzeemul Makatib

Red Gate Building,28-Golaganj,Lucknow-226018

Office-0522-4080918,**WhatsApp**-8090065982

E-shop(Book/Gift Sec.)+91-9044065985

Email-makatib.makatib@gmail.com,tanzeem@tanzeemulmakatib.org

Visit us-www.tazneemulmakatib.org